فسانہ

بھوک

محمد رضی صدیقی
اننتا گ، جموں کشمیر انڈیا

ریل گاڑی کے اسٹیشن پر رکتے ہی، پلیٹ فارم پر ہلچل مچ گئی تھی، جو باہر تھے وہ گاڑی میں جلد از جلد بیٹھ جانا چاہتے تھے، جو اندر تھے وہ جلدی سے باہر نکل کر کچھ کھانے پینے کا سامان لے لینا چاہتے تھے اس سے پہلے کہ گاڑی چھوٹ جائے۔ یہ تین لوگ بھی جن میں سے ایک سخت بیمار تھا اور بہ مشکل چل پا رہا تھا، جلدی سے گاڑی میں بیٹھنے کو آگے بڑھے۔ایک شخص جس کے ہاتھ میں بھورے رنگ کا ایک بیگ تھا، اس نے بیمار شخص کو سہارا دے رکھا تھا، دوسرا جس نے گہرے نیلے رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی دونوں ہاتھوں سے ایک بھاری بھرکم بیگ کو کھینچ رہا تھا۔ جب تک وہ اپنے ڈبے کے پاس پہنچے، کافی وقت گزر چکا تھا۔

وہ شخص جس کے ہاتھ میں بھورے رنک کا بیگ تھا اس نے سہارا دے کر بیمار شخص کو گاڑی کے اندر چڑھایا اور برتھ نمبر بیس کی طرف اشارہ کر کے بیٹھنے کو کہا، اس کے بعد وہ بھاری بیگ والے شخص کو سامان کے ساتھ اوپر چڑھانے میں مدد کرنے لگا۔ جب تینوں گاڑی میں بیٹھ گئے تو دھیرے دھیرے گاڑی اپنی منزل کی طرف دوڑنے لگی۔ نیلی قمیص والے شخص نے دوسرے شخص جو کہ بیمار نہیں تھا، سے کہا، تم نے کھانے کو کچھ کیوں نہیں لیا؟

دیکھتے نہیں ہو کہ بہ مشکل ہمیں گاڑی مل سکی اب اس میں مجھے اتنا خیال نہیں رہا، اس شخص نے جواب دیا۔

پھر بھی۔۔۔۔۔

اب چپ ہو جاو اس بارے میں بعد میں سوچیں گے۔۔۔اس نے بات کاٹتے ہوئے جواب

دیا۔۔۔

نیلی قمیص والا شخص اپنے الفاظ کو اپنے گلے کے اندر ہی چبا گیا۔

اسی بیچ بیمار شخص نے ایک ٹھنڈی آہ بھری، اور آنکھیں بند کر لیں۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ نیلی قمیص والا شخص پھر بولا" اتنا لمبا سفر ہے، کچھ کھانے کو۔۔۔۔"

تم بھی عجیب باتیں کرتے ہو، ہمارا دوست بیمار ہے اور تمہیں کھانے کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا۔۔۔

نہیں میں تو اس لیے کہہ رہا تھا، کیوں کہ بہت دیر سے کوئی سودا بیچنے والا بھی نہیں آیا۔۔ یہ گاڑی بھی صرف جنگل میں بے وجہ کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔ میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔شاید میں کام کی وجہ سے کھانا کھانا بھول گیا تھا۔۔۔ نیلی قمیص والے نے اس شخص سے جو بیمار نہیں تھا، سے امید بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

تم کو بھوک لگی ہے اور ان کی طبیعت۔۔۔۔۔۔۔لیکن بھوک تو مجھے بھی (وہ من ہی من بدبدایا)۔۔۔۔۔۔۔

تو میں کیا کر سکتا ہوں؟؟؟

ارے کچھ تو کرو ان کی طبیعت بگڑتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

اب اس ریل گاڑی میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔ نیلی قمیص والے نے کھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

زنجیر تو کھینچ سکتے ہو!!!!!

اس اندھیرے ویرانے میں؟؟؟ لگتا ہے ان کا وقت قریب ہے!!!!

مجھے بھوک ------

تم پاگل ہو ----؟

اگر اسٹیشن پر رکے گی تو میں کھانے کے لیے کچھ ---- نیلی قمیص والا کچھ کہتے کہتے رک گیا

اور یہ؟؟؟ ان کی طبیعت؟؟؟؟ دوسرے شخص نے مشکوک انداز میں کہا

ہاں یہ تو ہے!!! یہ چپ کیوں ہو گئے میرا مطلب کراہ بھی نہیں رہے ---آنکھیں بھی نہیں جھپک رہے ---

لیکن --- مجھے بھوک ----- کیا یہ مر گئے؟؟؟

کیا؟؟؟ مر گئے ----؟؟؟ اب کیا ہوگا؟؟؟

کیا ہوگا؟؟؟؟ اسٹیشن آئے گا تو ہم کھانا کھائیں گے۔ نیلی قمیص والے نے بے فکری کے لہجے میں کہا۔

کیسی باتیں کر رہے ہو؟؟؟ کیسی باتیں کرتے ہو؟؟ دوسرے شخص نے، جو بیمار نہیں تھا، دہرایا

لیکن مجھے بھوک لگ رہی ہے ----

بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے --- لیکن یہ ---؟؟

لیکن یہ مر گئے ہیں ---- ایسے میں ہم کھانا کھائیں؟؟؟؟

ہاں کیوں نہیں، کیا تم نے کسی کے مرنے کے بعد کبھی کھانا نہیں کھایا؟ نیلی قمیص والے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا؟

دوسرا شخص کچھ نہ بول سکا ----- وہ کسی سوچ میں گم ہو گیا ---

رات کے دو بجے کسی چھوٹے سے اسٹیشن پر گاڑی رکی

سبھی مسافر سو رہے تھے،

تب، اسٹیشن کی ایک بنچ پر دو مسافر کھانے کی پلیٹ پر جھکے ہوئے تھے، ایک نے نیلی قمیص پہن رکھی تھی، دوسرے مسافر کے ہاتھ روٹیاں توڑتے ہوئے چراغ کی روشنی میں کانپتے ہوئے معلوم ہو رہے

تھے۔ایک مسافر بنا ملے ڈلے اپنی بیس نمبر کی برتھ پر کبھی نہ ٹوٹنے والی نیند سو رہا تھا۔

☆☆☆

نظم